انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

"میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا"۔ (ترمذی)

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری کی عقیدہ ختمِ نبوت کے تحفظ کیلئے خدمات

ڈاکٹر شاکر حسین خان

المدینہ لائبریری

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری کی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے خدمات

ڈاکٹر شاکر حسین خان
(معاون استاد شعبہ علوم اسلامی جامعہ کراچی)

Abstract:

It is a unanimous belief of all the Muslims that Muhammad (Peace be upon him) is the last of the prophets. From the time of 'Sahaba' (Prophet's Companions) till the current era, all the scholars of Islam served from heart and soul to protect this belief. One name very prominent is of Justice Pir Karam Shah Al-Azhari among the scholars who rendered services for protection of this belief. Pir Sahib spent time and knowledge in Pakistan and abroad to serve this very purpose. The writer of these lines tried to enlighten the services of Pir Sahib in this thesis.

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے اُن بنیادی عقائد میں سے ایک ہے جن پر امت مسلمہ کا اجماع ہے۔قرآن کریم جو اسلامی تعلیمات کا منبع ہے اس میں یہ بات صراحیت کے ساتھ موجود ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اس کے علاوہ ارشادات رسول کرم ﷺ اجماع اور قیاس جنہیں شریعت اسلامی کا ماخذ تصور کیا گیا ہے ان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے آخری نبی ہیں۔

برصغیر ہندو پاک کے جن علمائے اسلام نے اپنے اپنے انداز میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خدمات سرانجام دیں ان میں جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری بھی شامل ہیں۔انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بھر پور

طریقے سے جدو جہد جاری رکھی ،اس کے لئے انہوں نے مختلف طریقے اختیار کئے، قلم زبان اور وقت، بے خوف وخطر اس اہم فریضہ ادا کرنے میں صرف کیے، انہوں نے ختم نبوت اور ردِ مرزائیت کے حوالے سے کئی مضامین لکھے تقاریر کیں اور دور دراز کا سفر اختیار کیا، انہوں نے احسن طریقے سے عقیدہ ختم نبوت کے مفہوم کی وضاحت کی اور اپنا نقطۂ نظر دوسروں تک پہنچایا۔

پیر صاحب نے پانچ جلدوں پر مشتمل تفسیر ضیاء القرآن تالیف کی اور ان آیتوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی جن سے عقیدہ ختم نبوت پر استدلال کیا جاتا ہے۔ان میں سے چند مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوا: تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض۔(۱)

یعنی" یہ سب رسول، ہم نے فضیلت دی ہے (ان میں سے) بعض کو بعض پر" (ترجمہ / پیر محمد کرم شاہ)

پیر صاحب آیت مذکورہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں "جو مراتب وکمالات دیگر انبیاء ورسل کو ایک ایک کر کے عنایت کیے گئے تھے وہ سب اپنی اعلیٰ ترین اور اکمل ترین صورت میں حضور کریم ﷺ کو عطا فرمائے گئے اور ان کے علاوہ ایسے بے شمار مراتب اور ان گنت معجزات بخشے جن میں کوئی نبی کوئی رسول ہمسری تو کیا محض شرکت کا دعویٰ بھی نہیں کر سکتا، حضور ﷺ کو ساری نوعِ انسانی بلکہ ساری کائنات زمینی وآسمانی کے لئے بنی بنایا گیا۔ محدود وقت کے لئے نہیں بلکہ ابد تک کے لئے قرآن جیسی کتاب ارزانی فرمائی رحمۃ للعٰلمین کے خطاب سے نوازا، ختم نبوت ورسالت کا تاج زیب سر فرمایا"۔(۲)

پیر صاحب سورہ العمران کے تعارف میں لکھتے ہیں "تمام انبیاء ایک ہی دین کے داعی اور مبلغ تھے اس لئے ہر نبی نے اپنے سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء ورسل کی تصدیق کی اور اپنی اپنی امتوں کو بعد میں آنے والے انبیاء پر ایمان لانے کی ہدایت کی اسی سنت پر حضور کریم ﷺ نے عمل فرمایا اور تمام انبیاء ورسل سابقین کی تصدیق کی لیکن حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد کیوں کہ کوئی نبی مبعوث ہونے والا نہیں تھا اس لئے کسی نئے نبی پر ایمان لانے کا حکم نہیں دیا، ختم نبوت کی یہ بھی بڑی واضح دلیل ہے۔

وہ ختم الرسل مولائے کل جس کی ذات قدسی صفات کو مشیتِ الٰہی نے انسانیت کے بکھرے ہوئے اور منتشر اوراق کی شیرازہ بندی کے لئے تجویز فرمایا تھا اس کے متعلق تمام انبیاء کو حکم دیا کہ اس پر ایمان لائیں اور اس کی نصرت وتائید کا پختہ وعدہ کریں۔تا کہ ان کی امتوں کو مجالِ انکار نہ رہے۔(۳)

پیر صاحب سورۃ العمران کی آیت و اذاخذ اللہ میثاق النبیّن۔(۴) کے تحت رقم طراز ہیں "اللہ تعالیٰ نے ہر ایک نبی سے یہ پختہ وعدہ لیا کہ اگر اس کی موجودگی میں سرورِ عالمیان محمد رسول ﷺ تشریف فرما ہوں تو اُس نبی

پرفرمان لازم ہے کہ وہ حضور کی رسالت پر ایمان لاکر آپ کی امت میں شمولیت کا شرف حاصل کرے اور ہر طرح حضور کے دین کی تائید ونصرت کرے اور تمام انبیاء نے یہی عہد اپنی اپنی امتوں سے لیا"(۵)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ماکان محمد اباا حد من رجا لکم و لکن رسول اللہ وخاتم النبیّن۔(٦)

ترجمہ: "محمد نہیں ہے تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیّن ہیں"۔

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری آیت مذکورہ کے تحت رقم طراز ہیں "ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کے ان چند بنیادی عقیدوں میں سے ایک ہے جن پر امت کا اجماع رہا ہے، اگرچہ بدقسمتی سے امت اسلامیہ کئی فرقوں میں بٹ گئی ہے، باہمی تعصب نے بارہا امت ملت کے امن وسکون کو درہم برہم کیا اور فتنہ وفساد کے شعلوں نے بڑے بڑے حادثات کو جنم دیا لیکن اتنے شدید اختلافات کے باوجود سارے فرقے اس بات پر متفق ہیں کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ چناں چہ گزشتہ تیرہ صدیوں میں جس نے بھی نبی ہونے کا دعویٰ کیا اس کو مرتد قرار دے دیا گیا اور اس کے خلاف علم جہاد بلند کر کے اس کی جھوٹی عظمت کو خاک میں ملا دیا گیا۔(۷)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وان امة الا خلا فیھا نذیر۔(۸)

ترجمہ: "اور کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو"۔

پیر صاحب آیت مذکورہ کے تحت رقم طراز ہیں "حضور ختمی مرتبت ﷺ کے بعد کیوں کہ سلسلہ نبوۃ ہی ختم ہو گیا، اس آفتاب عالم تاب کے طلوع ہونے کے بعد کسی چراغ کی ضرورت ہی نہ رہی اس لئے اب تا قیامت کوئی نبی نہیں آسکتا۔ آیت مبارکہ میں بھی خلا یعنی گزر چکا ہے ماضی کا صیغہ استعمال ہوا جو گزشتہ زمانے پر دلالت کرتا ہے۔ اب ہر قوم کے لئے ہر زمانہ میں حضور سید الانبیاء خاتم الرسل ﷺ کی ذات پاک ہی منبع ہدایت اور اسوہ حسنہ ہے"۔(۹)

پیر صاحب نے ایک پرچہ "ماہنامہ ضیائے حرم لاہور کا بھی اجرا اکتوبر ۱۹۷۰ء میں کیا تھا جو اب تک باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے انہوں نے اس پرچے کے ذریعے بھی اپنا نقطۂ نظر لوگوں تک پہنچایا اور اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا انہوں نے اس پرچے کے ذریعے بھی عقیدہ ختم النبوت کا تحفظ کیا۔ وہ اس پرچے کے بانی سرپرست اعلیٰ اور پہلے مدیر اعلیٰ تھے اس حیثیت سے وہ اس پرچے کا اداریہ "سر دلبران" کے عنوان سے لکھتے تھے۔ انہوں نے جو اداریے ختم نبوت اور ردقادیانیت کے حوالے سے لکھے ان کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

دسمبر ۱۹۷۴ء کو ماہنامہ ضیائے حرم لاہور کا خاص شمارہ "تحریک ختم نبوت نمبر" شائع ہوا، پیر صاحب اس شمارے

کے اداریے میں رقم طراز ہیں "اللہ عز اسمہ نے اپنے مکرم، حبیب معظم محمد مصطفٰے ﷺ پر سلسلہ نبوت کو ختم کردیا۔ حضور ﷺ کی شانِ ختم نبوت کا یہ تقاضہ تھا کہ حضور ان فتنوں اور فتنہ بازوں اور ان راہزنوں سے امت کو مطلع فرمادیں جو کسی زمانہ میں لوگوں کی گمراہی اور تباہی کا سبب بننے والے تھے، چناں چہ کتب احادیث میں بکثرت ایسی احادیث صحیحہ موجود ہیں جن میں خاتم النبیّن ﷺ نے ایسے فتنوں اور فتنہ بازوں کی مکمل طور پر نشاندھی فرمائی ہے"۔(۱۰)

پیر صاحب نے اس اداریے میں متعدد ایسی حدیثوں کو قلم بند کیا ہے جو عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے روایت کی گئی ہیں۔ پیر صاحب ان حدیثوں سے استدلال کرنے کے بعد لکھتے ہیں "ان واضح تصریحات کے بعد ہر وہ شخص جو نبی کریم رسول معظم ﷺ پر صدق دل سے ایمان لایا ہے اور حضور کے جملہ ارشادات کو برحق اور سچ تسلیم کرتا ہے وہ کبھی بھی کسی طمع ساز کے دجل وفریب کا شکار ہو کر عقیدہ ختم نبوت سے انکار نہیں کرسکتا اور نہ کسی کی چرب زبانی سے متاثر ہو کر اس کی نبوت کا اقرار کرسکتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان روشن ارشادات سے تمام فرزندانِ اسلام پر حجت تمام کردی اب اگر کوئی گمراہی کے اس غلیظ اور گہرے گڑھے میں گرنا چاہتا ہے تو اس کی مرضی اس کے مرشدِ کامل نے تو اس کو سمجھانے کا حق ادا کردیا"(۱۱)

پیر صاحب قادیانیوں کو حکومت پاکستان کی جانب سے غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں "وہ عقیدہ جس پر ابتداء سے آج تک امت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام کا اجماع رہا ہو اور جس زمانہ میں کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو اسے کافر و مرتد قرار نہ دیدیا گیا ہو بلکہ اس کا استیصال اور قلع قمع کردیا گیا ہو تو آج ایسا شخص یا گروہ ملتِ اسلامیہ کا جزو کیسے رہ سکتا ہے خصوصاً مرزا غلام احمد جس کی گستاخیاں اور آیاتِ قرآنی میں تحریفات کی یہ کیفیت ہو، اس کو اسلام اپنے ماننے والوں کی صفوں میں کیسے برداشت کرسکتا ہے"۔(۱۲) پیر صاحب یہ تحریر کرنے کے بعد (اس کے) حاشیہ میں لکھتے ہیں "قوم کی کسی تعریف کے مطابق قادیانی ملتِ اسلامیہ کا جز نہیں بن سکتے اس مسئلہ پر ضیائے حرم ماہِ جولائی کے اداریہ میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے"۔(۱۳)

پیر صاب اپنے ایک تحقیقی مقالے میں قوم کی مذہبی تقسیم کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے رقم طراز ہیں "مذہبی دنیا میں قومیت کا مدار اس خاص نبی کے ساتھ ہوا کرتا ہے جس کے ساتھ اس کا خصوصاً تعلق ہوتا ہے، مثلاً ہم مسلمان ہیں، ہم مانتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے رسول، نبی اور کلیم تھے ہم مانتے ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے رسول اور کلمۃ اللہ تھے لیکن اس کے باوجود ہم یہودی کہلاتے ہیں نہ عیسائی، کیوں نہیں کہلاتے اس لئے کہ اگرچہ ہم ان کو نبی مانتے ہیں لیکن ہم ان کے بعد اپنے آقا محمد ﷺ کو نبی مانتے ہیں تو جب ہمارا خصوصی تعلق حضور ﷺ کی ذات کے ساتھ ہوگیا تو پھر ہم نہ یہودی بنے نہ عیسائی، بلکہ ہم محمدی اور مسلمان بنے اسی طرح عیسائی موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں لیکن

کبھی انہوں نے اپنے آپ کو یہودی کہا؟ نہیں، وہ اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں حالانکہ وہ موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں"۔(۱۴)

پیر صاحب رقم طراز ہیں "تو جب بھی کوئی شخص کسی قوم اور نبی کو مانے گا اس کی نبوت پر ایمان لائے گا اور بیعت کرے گا تو پہلی امت کے ساتھ اس کا تعلق قائم نہیں رہے گا۔ وہ کہتا رہے کہ میں محمد مصطفیٰ ﷺ کو رسول مانتا ہوں، تو جو افراد یا قوم کسی نئے نبی پر ایمان رکھتی ہے اس کا غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ اس دن سے رشتہ ٹوٹ جاتا ہے، جس دن سے وہ محمد عربی ﷺ کو چھوڑ کر کسی اور نبی کی نبوت پر ایمان لاتے ہیں اس لئے سرکار دو عالم ﷺ کے بعد جو کسی اور نبی کو مانتے ہیں ان کا محمد عربی ﷺ کی امت کے ساتھ کوئی واسطہ اور کوئی تعلق باقی نہیں رہتا، وہ مانتے ہوئے بھی اس امت سے خارج ہو جاتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں، حضور ﷺ خاتم النبیّن ہیں، حضور ﷺ کے بعد اور کسی نبی کی ضرورت نہیں ہے اور نہ کسی کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی بنا کر بھیجنا ہے"۔(۱۵)

پیر صاحب کی چند تقاریر جو انہوں نے مختلف مقامات پر عقیدہ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے حوالے سے کیں وہ تقاریر مختلف اوقات میں ماہنامہ ضیائے حرم لاہور میں تحریری صورت میں شائع ہوئیں ان میں سے ایک تقریر "اسلام اور ردِ مرزائیت" کے عنوان سے ہے جو انہوں نے جرمن کے شہر "فرینکفرٹ" میں کی تھی، اس تقریر کو صاحبزادہ عابد حسین نے مرتب کیا، "عقیدہ ختم نبوت اور علاماتِ مسیح موعود" یہ بھی پیر صاحب کی ایک تقریر کا عنوان ہے، اس تقریر کو بھی صاحبزادہ عابد حسین نے ضبط تحریر کیا اور یہ تقریر تحریری کی صورت میں ضیائے حرم لاہور، جلد نمبر ۱۸، شمارہ نمبر ۳ میں شائع ہوئی۔(۱۶)

اس تقریر کو مکتبہ المجاہد، بھیرہ نے ماہنامہ ضیائے حرم لاہور کے شکریہ کے ساتھ کتابچے کی صورت میں شائع کیا، اس کے علاوہ اس تقریر کو "خطبات ضیاء الامت" (مرتب کردہ خلیفہ ملک مختار احمد مجاہد) میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

ختم نبوت اور قادیانیوں کے حوالے سے ماہنامہ ضیائے حرم لاہور میں شائع ہونے والی پیر صاحب کی تحریرات میں، عالمگیر نبوت، یہ تفسیر ضیاء القرآن، کا اقتباس ہے یہ ماہنامہ ضیائے حرم جلد ۱۸ شمارہ ۱۲ میں شائع ہوا۔ "فتنہ مرزائیت اور پاکستان" یہ پیر صاحب کی تحریر ہے ضیائے حرم لاہور جلد نمبر ۱۹ شمارہ نمبر ۱۱ اور جلد نمبر ۳۰ شمارہ ۰۷ میں شائع ہوئی۔

قادیانی جماعت کی جانب سے ۱۹۸۸ء میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کے صدر دفتر جنیوا میں درخواست دائر کی کہ حکومت پاکستان ہمارے حقوق پامال کر رہی ہے اور ہمیں پاکستان میں جائز مراعات سے محروم کیا جا رہا ہے چناں چہ اس کیس کا جائزہ لینے کے لئے یو این او کے ذیلی ادارے ہیومن رائٹس (حقوق انسانی) نے اپنے سب کمیشن کا اجلاس ۸/ اگست سے جنیوا میں منعقد کرنے کا پروگرام بنایا۔ اس پروگرام کا علم پاکستان کے اس وقت کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق کو ہوا

توانہوں نے پیر صاحب کواس اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے آمادہ کیا۔

پیر محمد کرم شاہ اس اجلاس میں شرکت کے لئے ۱۲ راگست ۱۹۸۸ء کو تین بجے سہ پہر جنیوا پہنچے اور وہاں کے حالات اور پروگرام کے بارے میں جان کاری حاصل کی انہوں نے قادیانیوں کی جانب سے شائع ہونے والے پمفلٹ بھی حاصل کیے جس میں انہوں نے حکومت پاکستان اور اہلیانِ پاکستان پر مختلف نوعیت کے الزامات عائد کئے۔(۱۷)

پیر صاحب اپنے مضمون "فتنہ مرزائیت اور پاکستان" میں رقم طراز ہیں "سفیر صاحب نے بتایا کہ ہیومن رائٹس حقوق انسانی کے سب کمیشن کا اس دفعہ پاکستان ممبر نہیں ہے اس لئے ہم نہ اس میں تقریر کر سکتے ہیں نہ کسی مقرر کے اعتراض کا جواب دے سکتے ہیں اور نہ ووٹنگ میں حصہ لے سکتے ہیں، البتہ بحیثیت مبصر اس اجلاس میں شریک ہو سکتے ہیں۔(۱۹)

پیر صاحب کہتے ہیں کہ "اس لئے ہم نے یہ طے کیا کہ ہر روز ان ممبران میں سے دو یا تین ممبران کو لنچ پر مدعو کیا جائے، ایک بجے سے تین بجے تک میٹنگ کا وقفہ ہوتا ہے اس وقفہ میں ان سے تبادلہ خیال کیا جائے اور حقیقت حال سے آگاہ کیا جائے اس کے بغیر ہمارے لئے اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔(۲۰)

چنانچہ اس حکمت عملی کے تحت انہوں نے حکومت پاکستان کا موقف ہیومن رائٹس حقوق انسانی کے ممبران تک پہنچایا اور قادیانیوں کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا، اسی اثنا میں پاکستان کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے طیارے کو حادثہ ہو گیا اور وہ اس حادثے میں شہید ہو گئے، ۲۶ راگست کو پیر صاحب سفیر پاکستان سے مشورہ کر کے جرمن کے شہر فرینکفرٹ چلے گئے کیوں کہ جنیوا میں پیر صاحب کا کام مکمل ہو گیا تھا، وہاں صرف سب کمیشن کے ممبران کا خفیہ اجلاس باقی رہ گیا تھا اور اس میں ممبران ہی شریک ہو سکتے تھے۔

فرینکفرٹ میں قادیانیوں کو پیر صاحب کے آنے کی اطلاع مل گئی تھی اس لئے اس مذہب سے تعلق رکھنے والے چند افراد پیر صاحب کی قیام گاہ پہنچے اور ملاقات کا وقت مانگا، پیر صاحب نے وقت دے دیا، مقررہ وقت پر ملاقات ہوئی، ملاقات کرنے والوں میں سے ایک شخص نے پیر صاحب کی جانب ایک پمفلٹ بڑھایا اور کہا کہ "یہ ہمارے امام نے مباہلہ کا چیلنج دیا ہے کیا آپ اس کو قبول کرتے ہیں" پیر صاحب نے انہیں جواب دیا کہ "ہم نے آپ کا یہ چیلنج عرصہ ہوا قبول کر لیا ہے ہم نے اس کے لئے بارہ ربیع الاول کی رات متعین کی ہے"۔ قادیانی جماعت کے لوگوں نے کہا" وہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے وہ اپنے گھر میں دعا کریں گے آپ اپنے گھر میں دعا کریں" پیر صاحب نے ان لوگوں سے کہا" آپ نے چیلنج دیتے ہوئے مباہلہ کا لفظ استعمال کیا ہے یہ قرآنی اصطلاح ہے اور اس پر اسی طرح عمل کیا جائے گا جس طرح آیت کریم نے اس کی وضاحت فرمائی ہے اور اس کا طریقہ کار بتایا ہے" پیر صاحب کہتے ہیں کہ "ان کو بار بار سمجھایا کہ مباہلہ کا لفظ آپ کے مرزا طاہر صاحب نے استعمال کیا ہے یہ لفظ استعال کرنے سے پہلے انہیں چاہئے تھا اس لفظ کا مفہوم سمجھتے اور

اس مفہوم پر پورا اترنے کی انہیں ہمت نہیں تھی یا خاموشی اختیار کرتے اور یا کوئی اور لفظ استعمال کرتے ، لیکن بجز سکوت کے ان صاحبان کے پاس کوئی جواب نہ تھا، چنانچہ کچھ وقت کے بعد وہ تشریف لے گئے، اتوار کے روز ظہر کی نماز کے بعد عظیم الشان جلسہ ہوا، جس میں اس فقیر نے تقریباً سوا دو گھنٹے مرزائیت کے رد میں تقریر کی، جس سے مجھے یقین ہے کہ بفضل تعالیٰ حاضرین کو بہت فائدہ ہوا ہوگا۔(۲۱)

پیر صاحب جنیوا میں جو اہم کارنامہ سرانجام دے کر آئے تھے اس کا اچھا نتیجہ برآمد ہوا۔ انہیں بذریعہ ٹیلی فون معلوم ہوا کہ وہ جس مہم پر جنیوا گئے تھے اس میں پاکستان کو کامیابی حاصل ہوئی۔(۲۲) چنانچہ یہ سن کر ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور وہ جنرل صاحب کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لیے تشریف لے گئے۔ یقیناً اس مہم کی کامیابی و کامرانی کا سہرا پیر صاحب کے سر ہے جنہوں نے حکمتِ عملی کے تحت حکومتِ پاکستان اور اہلیان پاکستان کی وکالت کی اور قادیانیوں کی جانب سے پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف کیے گئے پروپگنڈے کا صدباب کیا۔ اس مہم کے لئے پیر صاحب کا انتخاب کرنا جنرل محمد ضیاء الحق کی بصیرت اور دور اندیشی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ سورۃ البقرہ آیت ۲۵۳۔

۲۔ ضیاء القرآن (جلداول)، ص ۱۷۵، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۵ء۔

۳۔ ضیاء القرآن (جلداول)، ص ۲۰۳۔۲۰۴، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۵ء۔

۴۔ سورۃ العمران/ آیت ۸۱۔

۵۔ ضیاء القرآن (جلداول)، ص ۲۴۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۵ء۔

۶۔ سورۃ الاحزاب، آیت/ ۴۰۔

۷۔ ضیاء القرآن (جلد چہارم)، ص ٦٦، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۱۳۹۹ھ۔

۸۔ سورۃ الفاطر / آیت ۲۴۔

۹۔ ضیاء القرآن (جلد چہارم)، ص ۱۵۲، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۱۳۹۹ھ۔

۱۰۔ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور (تحریک ختم نبوت نمبر)، دسمبر ۱۹۷۴ء، ص ۵۔

۱۱۔ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور (تحریک ختم نبوت نمبر)، دسمبر ۱۹۷۴ء، ص ۵۔

۱۲۔ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور (تحریک ختم نبوت نمبر)، دسمبر ۱۹۷۴ء، ص ۱۵۔۱٦۔

۱۳۔ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور (تحریک ختم نبوت نمبر)، دسمبر ۱۹۷۴ء، ص ۱٦۔

۱۴۔ خطبات ضیاء الامت، (مرتب) خلیفہ ملک مختار احمد مجاہد، ص ۱۹٦، مکتبہ المجادہ، بھیرہ، ۲۰۰۳ء۔

۱۵۔ خطبات ضیاء الامت، ص ۱۰۴۔

۱٦۔ اشاریہ ضیائے حرم (ابتدائی بیس سالہ)، ص ۲۳٦، مرتب، عابد حسین شاہ پیرزادہ، بہاؤالدین ذکریا لائبریری، چھونبی (چکوال)، ۱۹۹۷ء۔

۱۷۔ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، اپریل ۲۰۰۰ء، ص ۱۰۳۔۱۰۴۔

۱۸۔ اس وقت جنیوا میں مقیم پاکستانی سفیر۔

۱۹۔ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، اپریل ۲۰۰۰ء، ص ۱۰۴۔

۲۰۔ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، اپریل ۲۰۰۰ء، ص ۱۰۴۔

۲۱۔ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، اپریل ۲۰۰۰ء، ص ۱۱۰ تا ۱۱۳۔

۲۲۔ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، اپریل ۲۰۰۰ء، ص ۱۱۴۔